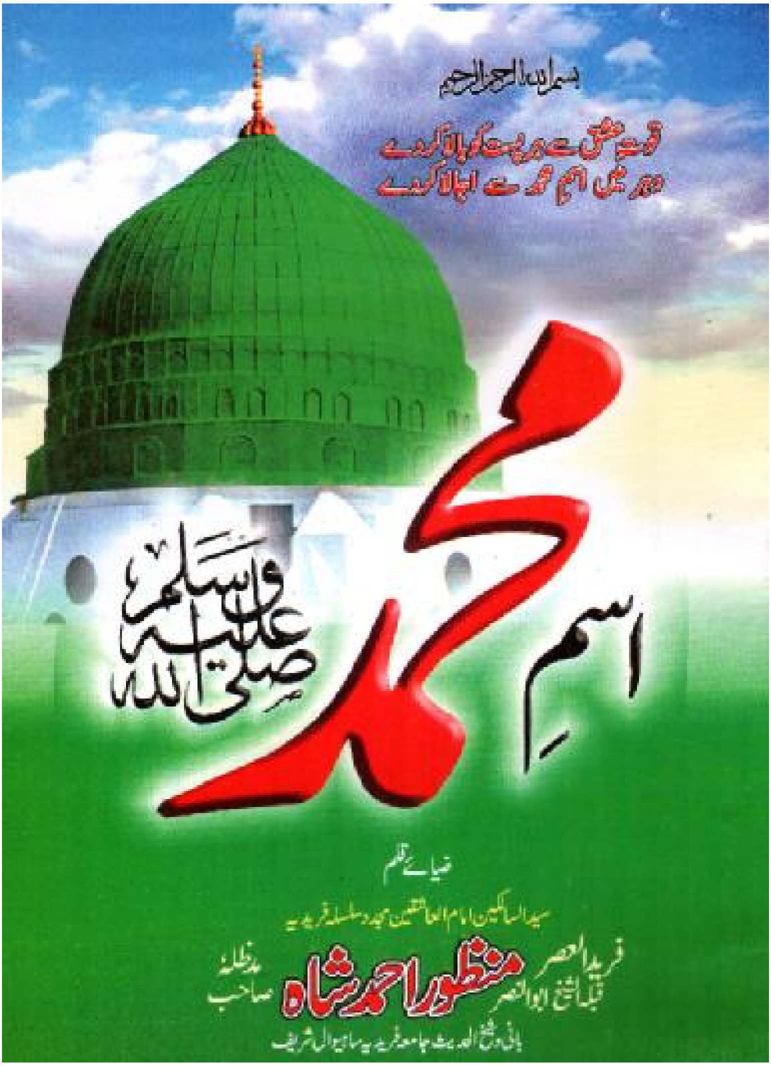

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کر دے
اسمِ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم
ضیائے قلم
فرید العصر
منظور احمد شاہ
صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسم گرامی محمد ﷺ اعلان

حضور ﷺ ولادت با سعادت کے بعد ساتویں روز آپ کے دادا جناب عبدالمطلب نے قریش مکہ کی عام دعوت کی اور آپ کے اسم گرامی محمد ﷺ اعلان فرمایا لوگوں نے پوچھا عبدالمطلب آپ نے اپنے پوتے کا نام ایسا کیوں تجویز کیا؟ جو آپ کے خاندان میں پہلے کسی کا نظر نہیں آتا، جواباً فرمایا میں نے اس لئے تجویز کیا ہے کہ آسمانوں میں خدا اور زمین پر مخلوق اس بچے کی تعریف کرے۔(۱)

یہ نام تجویز کرنے کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت عبد المطلب فرماتے ہیں کہ مجھے خواب آئی جو اس نام رکھنے کا باعث بن گئی آپ کی پشت سے ایک زنجیر ظاہر ہوئی جو زمین او ر آسمان تک تھی، مشرق سے مغرب تک تھی پھر یہی زنجیر درخت بن گئی جس کا ہر پتہ سورج سے ستر گنا زیادہ روشن دکھائی دیتا ہے، کچھ لوگ اسے کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اس پر محافظ انہیں دور دھکیل دیتے ہیں صبح کو معبّرین کو بلایا تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا عبد المطلب تیری نسل میں ایک بچہ ہوگا جس کی دھوم فرش سے عرش تک ہو گی مشرق سے مغرب تک لوگ اس کی اتباع کریں گے، زمین و آسمان والے اس کی حمد کریں گے، اس وجہ سے جناب عبدالمطلب نے اپنے اس مقدس بیٹے کا نام محمد رکھا۔

نیز آپ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ کو سچی خوابوں کے ذریعہ بتایا گیا تھا، تمہارے پیٹ میں سیدالانبیاء ہیں اُن کا نام محمد رکھنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ ہے کہ محمد احمد نام رکھنا۔ اہل لغت حضرات کہتے ہیں وہ شخصیت وہ ذات مقدس جو تمام اعلیٰ صفات کی حامل ہو

(۱) فتح الباری، ص۱۲۴ ج ۷

اُسے محمد کہتے ہیں۔(۱)

امام محمد ابوزُہرہ نے اسم پاک محمد پر تبصرہ کرتے لکھا ہے کہ تفضیل کا صیغہ کسی کام کے بار بار واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اوراس میں ہیشگی پائی جاتی ہے، گویا حضور ﷺ کی ذات والا صفات کی لحہ بہ لحہ نئ آن نئ شان کے ساتھ حمد ہوتی رہے گی۔(۲)

امام ابوزہرہ کی اس توجہ کواس استدلال سے مزید مضبوط کیا جا سکتا ہے۔

وللآخرۃ خیرلك من الاولیٰ (۳) تیرے لئے ہر پچھلا لحہ پہلے سے بہتر و عمدہ ہے۔

علامہ سُہَیلی اس مقدّس نام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں " فالمحمد واللغة هوالذی یحمد حمد بعد حمدٗ" محمد اُسے کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

جیسے جناب عبدالمطلب نے اپنے چھوٹے صاحبزادے کا نام عبداللہ رکھا جو اللہ تعالیٰ کا محبوب نام ہے جناب عبدالمطلب کا یہ نام رکھنا یقیناً الہامی تھا جو جناب عبداللہ کی خوبیوں اور کمالات کا مظہر تھا ایسے ہی اپنے پیارے پوتے کا نام بھی رکھا جو الہام ربانی تھا جسے مسلم بن فارس نے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر والوں کو الہام فرمایا تھا اسی بناء پر آپ کا نام محمد رکھا گیا۔(۴)

محمد جو تحمید کا اسم مفعول ہے اس کے معنی یہ ہونگے وہ ذات جس کے محامد وخصائل اور کمالات کو عظمت کے ساتھ کثرت سے بار بار بیان کیا جائے۔

وشق لہ من اسمہ لیجلہ
فذو العرش محمود و هذا محمد

---

(۱) روض الانف، ص۱۰۵ج۱
(۲) خاتم النبیین ،ص۱۱۵ج۱
(۳) والضحیٰ،۹۳:۴
(۴) شرح مسلم باب اسماء النبی ص۲۶۱

یہ شعر جناب ابو طالب بھی کہا کرتے تھے یہ شعر حضرت حسان کی طرف بھی منسوب ہے صورت جو بھی ہو اسم پاک محمد کی عظمت بیان ہو رہی ہے۔

☆ امام راغب اصفہانی اسم پاک محمد پر تبصرہ کرتے لکھتے ہیں "ومحمد کثرت خصالہ المحمود"(۱) محمد اُسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف صفات و عادات کی انتہا نہ ہو۔

حضور ﷺ یہ اسم گرامی بارگاہِ قدس میں اس قدر مقبول ہے کہ قرآن مقدس نے متعدد مقامات پر بیان فرمایا سورہ آل عمران شریف میں ارشاد ہے۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل(۲)

اور محمد تو ایک رسول ہے اور آپ سے پہلے رسول گزر گئے

سورۃ الاحزاب شریف میں اس طرح ارشاد ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین(۳)

محمد تم مردوں میں سے کسی کے بھی باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم ہیں

سورہ محمد شریف محمد ارشاد ہے۔

والذین آمنوا وعملوا الصلحت وآمنوا بما نزل علی محمد(۴)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا

سورۃ الفتح شریف میں اِرشاد ہے

محمد رسول اللہ(۵)

محمد اللہ کے رسول ہیں

(۱) مفردات
(۲) آل عمران، ۳:۱۴۴
(۳) الاحزاب، ۳۳:۴۰
(۴) محمد، ۴۷:۲
(۵) الفتح، ۴۸:۲۹

یہ آیات مقدسہ اسم گرامی کی عظمت کا کھلا اور واضح اعلان ہیں۔

☆ قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب الشفاء میں فرماتے ہیں یہ نام قدرت نے حضور ﷺ کی ذات کیلئے مخصوص فرمادیا تھا(۱)

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم محمد ﷺ معروف ترین ہے

حضور ﷺ کا اسم گرامی محمد نکرہ نہیں معرفہ ہے جیسے لفظ اللہ معروف متعارف نام ہے اس میں کسی باطل اِلٰہ کا تصور نہیں پایا جاتا ہے ایسے ہی اسم پاک محمد معروف ترین نام ہے جس کے سننے سے بجز آمنہ کے لال سیدالانبیاء ﷺ کے کوئی دوسرا فرد ذہن میں آتا ہی نہیں یا جیسے لفظ کتاب بولنے سے کوئی بھی کتاب مراد لی جاسکتی ہے مگر جب الکتاب کہا جائیگا تو فوراً ذہن قران مقدس کی طرف جائیگا محمود تو کوئی بھی ہوسکتا ہے مگر محمد صرف اور صرف ایک ہی ہیں جن کیلئے یہ کائنات ظہور میں آئی۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم محمد ﷺ میں ختم نبوت

اسم گرامی محمد میں حمد وثنا کا جلوہ نمایاں دکھائی دیتا ہے۔آپ کو سورہ الحمد شریف عطا ہوئی۔ قیامت کے دن آپ کو مقام محمود عطا ہوگا۔آپ کی امت کی بشارت حمادین کے لقب سے دی ہے قیامت کے دن آپ پر اللہ تعالی کی طرف سے وہ محامد اور خدا کی تعریفیں منکشف ہونگی جو کسی نبی پر منکشف نہ ہوئیں آپ کے جھنڈے کا نام لواء الحمد ہے جو عطا ہوگا کسی بھی کام کے اختتام پر ہم حمد کرتے ہیں کہتے ہیں الحمدللہ کام مکمل ہوگیا۔ مرحلہ طے ہوگیا سفر پورا ہوگیا وغیرہ وغیرہ۔قرآن مقدس نے بھی اس طرف اشارہ فرمایاہے۔

(۱) کتاب الشفاء ص ۱۴۵

وآخر دعوٰھم ان الحمد للّٰہ رب العالمین ﴿۱﴾

اور اُن کی آخری پکار یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

کھانے کے بعد الحمد للہ شریف ہم اکثر پڑھتے ہیں۔ قرآن مقدس نے اسی اشارہ کو ایک اور جگہ بھی فرمایا۔

وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین۔ ﴿۲﴾

اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

یہاں بھی ثناء کے بعد حمد کا ذکر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کام مکمل ہونے پر حمد کیجاتی ہے۔ اللہ تعالی جل مجدہ نے بھی اپنے محبوب کا نام محمد رکھا کہ حمد اختتام پر ہوتی ہے قدرت نے بھی یہ کام کیا ہے کہ محمد ﷺ آخر میں بھیجا۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم محمد ﷺ عصمت ہے

ارباب لغت کی روشنی میں جب یہ بات واضح ہوگئی کہ محمد کا معنی حمد کیا گیا ہے۔ تعریف کیا گیا۔ توصیف کیا گیا تو یاد رہے تعریف و توصیف ہمیشہ خوبی کمالات پر ہوتی ہے نقائص پر نہیں حضور ﷺ کا یہ اسم گرامی کھلی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا۔ دو ہی صورتیں ذہن میں آ سکتی ہیں پہلی یہ کہ وہ ذات والا صفات محمد ہی بے نقص ہے بے عیب ہے اسی بنا پر ان کا نام محمد ہے آپ اگر حضور ﷺ کی ذات والا صفات میں کسی قسم کا عیب کسی قسم کا نقص کسی قسم کی بشری کمزوری کسی قسم کی علمی عملی خرابی تصور کریں تو پھر یہ بات سمجھ نہیں آتی وہ محمد کیسے ہوئے بات یہی سمجھ آتی ہے وہ محمد ہیں تو نقص نہیں اگر معاذ اللہ ان میں نقائص ہیں تو

(۱) یونس، ۱۰:۱۰
(۲) الصافات، ۳۷:۱۸۲

محمد کیسے؟ سیدنا حسانؓ کا شعر میرے اس نظریے کا موید ہے۔

خلقت مبرا من کل عیب　　　　کانك قد خلقت کما تشاء

آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے گویا آپ ویسے ہی آئے جیسا آپ چاہتے تھے

و صلی اللہ تعالی علی حبیبه سیدنا محمد و علی آله و صحبه بعدد خلقه

اسم محمد ﷺ حسن کا مظہر ہے

حضور سید عالم ﷺ اسم گرامی محمد آپ کے ظاہری باطنی حسن کا مظہر ہے سیدنا حسان کا شعر مبارک میرے اس نظریہ کا موید ہے۔

واحسن منك لم ترقط عینی　　　　واجمل منك لم تلد النساء

بارگاہ رسالت میں حسان عرض کرتے ہیں حضور آپ سے زیادہ حسین تو میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں اس مصرع پر اشکال ہوسکتا ہے کہ حضرت حسان نے کائنات کا مشاہدہ نہیں کیا اسی دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ میں اس اشکال کا جواب مل جاتا ہے۔ کہ تجھ سے زیادہ حسین بچہ کسی عورت نے جنا ہی نہیں جب پیدا ہی نہیں ہوا تو دیکھا کیسے جاسکتا ہے حضور ﷺ حسن باطنی بھی لاجواب ہے حسن ظاھری بھی حضور ﷺ نے ایک دعا میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

اللھم احسن سیرتی کما حسنت صورتی(۱)

اے میرے اللہ میرے باطن کو بھی نور علی نور کردے جیسے تو نے ظاہر حسن سے نوازا ہے حضرت براء بن عازب کے ایک ارشاد سے حضور ﷺ کے حسن کی ایک جھلک نمایاں ہوتی ہے فرماتے ہیں" میں ایک مرتبہ حاضر ہوا تو حضور ﷺ دھاری دار لباس میں ملبوس آرام فرمارہے تھے۔ اور چودویں کا چاند بھی چمک رہا تھا میں کبھی چاند کو دیکھتا کبھی مصطفیٰ کو"

اس عنوان میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی مشہور ہے، آپ فرماتے ہیں چودویں کا چاند پوری آب وتاب سے روشن تھا اور حضور ﷺ بھی

(۱)　　کتاب الشفاء، ص ۱۴۱ ج ۱

روشنی میں سرخ دھاری دار چادر اوڑھے تشریف فرما تھے میں نے چاند کو بھی دیکھا اور چہرۂ مصطفیٰ ﷺ کو بھی۔ صورت حال یہ تھی

فاذا هو احسن عندی من القمر(۱)

میں نے فیصلہ کیا حضور ﷺ کے چہرۂ انور کی چمک دمک چاند سے کہیں زیادہ ہے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

قاضی عیاض علیہ الرحمہ کا قول

قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے بڑی مزے کی بات لکھی ہے کہ حضور ﷺ حسن لاجواب تھا جب آپ مسکراتے تو محسوس ہوتا گویا آپ کا منہ قطعہ قمر (چاند کا ٹکڑا) ہے۔ شیخ عیاض کے حضور معذرت سے عرض کہ محبوب چاند کا ٹکڑا نہیں بلکہ چاند نے ان کے حسن سے خیرات مانگی ہے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم محمد ﷺ اور توحید

سبھی جانتے ہیں کہ ایمان کیلئے بنیادی اصول توحید ورسالت پر ایمان ہے مگر توحید کا قائل ہونے کیلئے اسم محمد سے رسالت کا اعتراف بڑا ضروری ہے جس کی دلیل کلمہ طیبہ ہے جیسے کوئی شخص خدائے ذوالجلال کی وحدانیت کو ماننے کیلئے اسم پاک اللہ کے بغیر کسی بھی اسم پاک کا ذکر کرنے سے مومن نہیں ہوسکتا ایسے ہی رسالت پر ایمان لانے کیلئے حضور ﷺ کے اسم گرامی محمد کے علاوہ کسی دوسرے اسم گرامی کا ذکر کر کے رسول پاک محمد ﷺ پر ایمان لانے کا دعوی نہیں کر سکتا۔ بلکہ یوں کہا جائے تو حرج نہیں کہ اسم محمد ﷺ توحید خداوندی کی بھی دلیل ہے کلمہ طیبہ کے پہلے حصہ میں توحید کا ذکر ہے اور دوسرے میں رسالت کا مگر رسالت کے عنوان کو اسم محمد سے بیان فرمایا توحید اس وقت تک معتبر نہ ہوگی جب تک رسالت کو اسم محمد کے

(۱) خصائص کبریٰ ص۱۷۸، ج۱

ذریعہ سے نہ مانا جائے لہذا توحید اور اسم گرامی محمد کا ایسا قریبی واسطہ ہے جسے الگ الگ نہیں کیا جاسکتا۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

مزید دلائل و براہین

میں اپنے اس نظریہ (کہ اسم گرامی محمد ﷺ توحید کی دلیل ہے) کی تائید میں مزید دلائل و براہین پیش کرتا ہوں۔

دوسری دلیل

قرآن مقدس میں اِرشاد پاک ہے۔

الحمد للہ رب العالمین(۱) تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں پوری کائنات بہت پیچھے ہے اور حضور ﷺ بہت آگے ہیں سمندروں کے قطروں، درختوں کے پتوں، ریت کے ذروں نے جس قدر اللہ تعالیٰ کی حمد کی ہے وہ سب تھوڑی ہے اور حضور ﷺ نے جو حمد کی ہے وہ بہت زیادہ ہے مگر اس عظیم کمال کے باوجود حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

لا احصی ثناء علیك كما اثنیت علی نفسك

حمدِ الٰہی کی جتنی بھی صورتیں ہیں وہ اسم گرامی محمد میں جمع ہیں، پوری کائنات میں حمدِ الٰہی کے بکھرے تمام جلوے بھی اسی اسم پاک میں جمع ہیں حمد الٰہی کی سب سے حسین صورت بھی اسم محمد ہی ہے حضور ﷺ حامد سے بڑھ کر حامد ہیں۔ اسم محمد ﷺ میں حمدِ الٰہی کی بے مثال شانیں موجود ہیں لفظ محمد پر غور کرو کہ اگر محمد کے پہلے میم کو حذف کر دیا جائے تو حمد کا جلوہ اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے جس کا واضح مطلب ہے کہ صرف حرف میم نے حمد الٰہی کی تمام شانوں کو چھپا رکھا ہے اور بھی وضاحت کیے دیتا ہوں

(۱) الفاتحہ،۱:۱

کہ محمد حمد ہے اور حمد ہی محمد ہے لہذا میرے اس نظریہ کو تقویت مل گئی کہ اسم محمد نے حمدِ الٰہی کے لحاظ سے عالمین کو گھیر رکھا ہے اور عالمین میں حمدِ الٰہی کی بکھری ہوئی تمام کیفیتیں، حالتیں اور صورتیں اسم گرامی محمد میں مجتمع ہیں۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

تیسری دلیل

ہر زمانے میں محمدیت

قرآن مقدس میں اِرشاد خداوندی ہے

واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ و لتنصرنہ (۱)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تمہارے پاس آئے رسول اور جو تم لائے اس کی تصدیق کرنے والا ہو تو ضرور تم اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔

ہر نبی نے کائنات میں توحید الٰہی کا پیغام پہنچایا اور دیکھئے اس مقدس مشن کے ساتھ ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ کے بارے عہد لیا گیا اور آپ کی ذات گرامی پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی گئی، ظاہر ہے یہ ایمان لانا اسم گرامی محمد ﷺ کے بغیر نہیں۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

چوتھی دلیل

توحید کی سب سے بڑی دلیل

پوری کائنات میں جس قدر بھی اشیاء ہیں ایک کی مثل دوسری شے میں موجود و ممکن ہے مگر پوری کائنات میں صرف حضور ﷺ اسم گرامی محمد ہر مماثلت سے پاک ہے

(۱) ال عمران، ۳:۸۱

اسے جس زاویے سے بھی دیکھو منفرد ہی نظر آتا ہے اسم گرامی کی یہ یکتائی بھی توحید الٰہی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

پانچویں دلیل

توحید و رسالت کی گواہی جن الفاظ میں بھی ہے اس میں اسم گرامی محمد ضرور ہے، مثلاً اذان میں ''**اشھد ان محمد رسول اللہ**'' پڑھا جاتا ہے، نماز میں ''**اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ ورسولہ**'' پڑھا جاتا ہے، اسی طرح ''**اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ و اشھد ان محمد عبدہ ورسولہ**'' پڑھا جاتا ہے، جس سے اس عنوان کو مزید تقویت ملتی ہے کہ توحید کا بہترین تعارف اور توحید کی عظیم ترین دلیل اسم محمد ﷺ ہے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

چھٹی دلیل

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا

قل ھو اللہ احد (۱) (اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے

اے محبوب تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے، لفظ قل نے یہ فائدہ دیا کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی وحدانیت کا اعلان محمد کریم ﷺ کی زبان مبارک سے کروایا گیا، ان حالات میں جب حضور سید عالم ﷺ مشرکین مکہ میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی توحید کا اعلان فرماتے ہیں تو ذہنوں میں دلیل کا مطالبہ ضرور اُبھرتا ہے۔ بجز آمنہ کے لال کے اور کوئی دلیل نظر بھی نہیں آتی کیونکہ دوسری تمام دلیلوں کو تو وہ پہلے ہی دیکھ رہے ہیں مگر انکاری ہیں وہ تمام دلیلیں خاموش ہیں، مگر یہ بولتی دلیل ہے یہ نطق مبارک

(۱) الاخلاص، ۱۱۲:۱

والی دلیل ہے۔حضور ﷺ ہی واحد دلیل ہیں جن کی آواز کانوں کے راستے دلوں میں اتر رہی ہے شرق تا غرب گونج رہی ہے اور اسی آواز کی معیت و اتباع میں کائنات کی ہر شے توحید الٰہی کو مان رہی ہے قُل ہی نے تو توحید کا راز افشا کیا ہے، ذات محمد کی خوبیوں سے ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ محمدیت نے بول کر وحدانیت کا اعلان کیا۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم محمد ﷺ کی برکت سے فتح ہوئی

سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ تبلیغ دین کے لئے قبائل کی طرف نکلے تو میں اور ابو بکر حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمارا گذر بنی شیبان قبیلہ کے افراد پر ہوا۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور! یہ لوگ بھی اس اپنے قبیلے کے سردار ہیں، انہیں دعوت دے دی جائے، وہاں پر نعمان بن شریک، مثنٰی ابن حارثہ، ہانی بن قبیصہ، مفروق بن عمر تھے۔آپ نے اُن لوگوں کے سامنے اللہ جل مجدہ کی توحید اور اپنی نبوت و رسالت کا ذکر کیا۔مفروق نے کہا یہ اطلاع ہمیں مل چکی ہے کہ انہوں (محمد) نے نبوت کا دعوٰی کر دیا ہے، پھر مفروق نے پوچھا اے میرے قریشی بھائی آپ ہمیں دعوت کس امر کی دیتے ہیں؟ تو آپ نے قدرے آگے بڑھ کر سورۃ الانعام کی چند آیات تلاوت فرمائیں، جن کا آغاز اس آیہ مبارکہ سے ہوتا ہے۔''قل تعالوا قل ما حرم'' آپ نے مندرجہ ذیل باتوں کا ذکر فرمایا۔

اللہ تعالٰی سے شرک نہ کرنا، والدین سے حسن سلوک کرنا، مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرنا، جس کو اللہ تعالٰی نے حرام کر دیا ہے، یتیموں کا مال نہ کھانا، ناپ تول میں انصاف کرنا، جو بات کہو انصاف سے کہو، خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو ،نصیحت قبول کرو، غلط راہ پر نہ چلو ورنہ خدا کی راہ سے الگ ہو جاؤ گے۔حضور ﷺ نے جب یہ ارشادات پڑھ کر سنائے تو مفروق قرآن مقدس کی فصاحت و بلاغت

سے شدید متأثر ہوا تو پھر آپ نے سورۃ النحل کی یہ آیہ مبارکہ تلاوت فرمائیں۔

ان اللــــه یامــرکــم بالـعـدل والاحـسان و ایتاء ذی القربیٰ و ینـهـیٰ عن الفحشاء والمـنـکـر(ا)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو، لوگوں سے بھلائی کرو، رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو اور وہ تمہیں برائی اور بے حیائی سے روکتا ہے

اس پر مفروق نے کہا اللہ کی قسم! آپ نے اچھے کاموں کی دعوت دی ہے اس طرح وہاں بیٹھے ہانی بن قبیصہ نے کہا آپ کی تعلیم اچھی ہے، مثنیٰ بن حارثہ نے بھی تائید کی کہ باتیں اچھی ہیں، مگر ہمیں سوچنے کا موقعہ ملنا چاہئے اگر اس پہلی نشست میں ہم اعلان کریں تو بہتر نہیں ہوگا یہ اقدام بہت جلدی میں ہو گیا اور کسی کام میں جلدی کے نتائج بہتر نہیں نکلتے ۔ حضور ﷺ نے محفل برخاست ہونے سے قبل فرمایا یہ ایرانیوں کے جس حملہ سے تم ڈر رہے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں ان علاقوں کا مالک بنا دے اور اُن کے مالوں کو تم بطور غنیمت حاصل کر لو تو پھر بتاؤ خدا کی تسبیح و تقدیس کرو گے۔ نعمان بن شریک نے کہا یقیناً ایسا ہوگا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد قراقر کے مقام پر جو فرات کے قریب ہے ان قبائل کا ایرانیوں سے معرکہ ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی۔ حالانکہ ایرانیوں کی قوت کہیں زیادہ تھی۔

”لــمــا تـحاد بدهم جعل شعارهم اسم محـمـد ﷺ فـنـصـر و بذالك و قددخلوا بعد ذلك في الاسلام “ (ا)

جنگ کے دوران انہوں نے حضور ﷺ کے اسم پاک کو اپنا جنگی شعار بنایا ہوا تھا اور اس کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہوئی اور پھر وہ قبائل اسلام میں داخل ہو گئے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبه سیدنا محمد و علی آله و صحبه بعدد خلقه

اسم محمد ﷺ نور عرش

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

اوحی اللہ الی عیسیٰ ، یا عیسیٰ آمن بمحمد وامر من ادرکہ من امتك ان یؤمنوا بہ فلو لا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ما خلقت الجنۃ ولا النار ولقد خلقت عرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فمسکن (رواہ الحاکم)(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی، اے عیسیٰ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی اُن کا زمانہ پائے تو ضرور اُن پر ایمان لائے تو جان لو اگر محمد ﷺ ہوتے تو میں آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا نہ جنت پیدا کرتا اور نہ ہی دوزخ جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔

اسم محمد ﷺ عالمگیری

حضور ﷺ کے اسم گرامی محمد کا معنی سمجھ لیا گیا حمد کیا گیا یہاں اس کی وضاحت نہیں ملتی کہ کس کی طرف سے حمد کیا گیا لہذا اسے اپنے عموم پر ہی چھوڑا جائیگا کہ حضور اس لئے محمد ہیں کہ انکی تعریف خدا نے بھی فرمائی اور اس کی پوری مخلوق نے بھی وہ مخلوق انسانوں سے متعلق ہو یا جنوں سے پہاڑوں سے ہو یا دریاؤں سے آسمانوں سے ہو یا زمینوں سے غرضیکہ موجودات کا ذرہ ذرہ ان کی تعریف کرتا ہے کہ وہ پوری کائنات کے رسول ہیں۔ کسی ایک قسم، جنس، یا خطہ کے ہی نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ پوری کائنات ان کے حضور دم بخود اور تابع فرمان ہے۔

اسم محمد ﷺ ساق عرش پر

طبرانی، حاکم، ابونعیم اور بیہقی نے سیدنا علی المرتضیٰؓ سے روایت کی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے ساق عرش پر لکھا ہوا پڑھا تھا۔

لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ

پھر اسی کلمہ طیبہ کی وساطت سے بارگاہ قدس سے دعا مانگی۔(۱)

کتاب الشفاء ابومحمد مکی اور ابولیث علیہم الرحمۃ کا بیان بھی اسی عنوان کی تائید میں ملتا ہے(۲)

کتب سماویہ میں بھی حضور ﷺ بشارت میں اسم محمد ہی تھا۔ جیسے مختلف تراجم میں تبدیلی کی گئی ہے۔ کہیں۔ محبوب۔ کہیں مددگار وغیرہ بہر حال اسم گرامی محمد ولادت سے قبل ہی مشہور و متعارف تھا۔ ابن کثیر فرماتے ہیں۔ حاکم نے مستدرک میں سیدنا عمر بن الخطاب سے اسی عنوان کی روایت نقل کی ہے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لے کر خطاب نہیں فرمایا

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح حضور ﷺ کا نام لے کر خطاب نہیں فرمایا بلکہ جب بھی خطاب فرمایا آپ کے اوصاف کے ساتھ خطاب کیا۔

انبیاء علیہم السلام سے خطاب کی مثالیں

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس طرح خطاب فرمایا:

یا اٰدم اسکن انت و زوجك الجنه — اے آدم! آپ اور آپ کی زوجہ جنت میں رہو۔

حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کو خطاب

یا نوح اہبط بسلام منا و برکت — اے نوح! کشتی سے اُترو ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کیلئے فرمایا

---

(۱) النحل،۱۶:۹۰

یا موسیٰ انی انا اللہ رب العالمین — اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں سب جہانوں کا پالنے والا۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اعزازِ اسم محمد ﷺ

یہ کہ قرآن مقدس میں کسی جگہ "اسم محمد" کے ساتھ خطاب موجود نہیں بلکہ جو مزاج قرآن کریم کا ہے اُمت کو اسی مزاج کے ساتھ حضور ﷺ کو پکارنے کا حکم دیا اور عام لوگوں کو جس طرح پکارا جاتا ہے اس سے منع فرمایا، ارشاد گرامی ہے۔

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا — اور رسول پاک کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو

حضرت ابن عباس، مجاہد اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ لوگ حضور ﷺ کو یا محمد یا ابوالقاسم کہہ کر پکارتے تھے، اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے آپ کی عزت و عظمت کے پیش نظر اس طرح خطاب کرنے سے منع کر دیا اور حکم دیا کہ آپ کو یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہہ کر پکارا جائے (۱)

جبکہ قرآن مقدس سابقہ اُمتوں کی مثالیں موجود ہیں کہ وہ اپنے نبیوں کو اُن کا نام لے کر پکارتی تھیں۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم محمد اور مقام محمود

اللہ تعالیٰ جل مجدہ قیامت کے دن حضور ﷺ کو مقام محمود عطا فرمائے گا، تمام مخلوق آپ کی حمد و ثناء کرے گی یہ مقام محمود حضور ﷺ کے علاوہ اور کسی کو بھی عطا نہیں ہوگا

(۱) سیرت ابن کثیر ص۱۶۹ ج۲

اسی مقام محمود کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں فرمایا:

ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسىٰ ان يبعثك ربك مقاما محمودا (۱)	اور رات کے بعض حصہ میں اٹھو اور نماز تہجد ادا کرو یہ نماز آپ کیلئے زائد ہے یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز سورج اتنا قریب ہو جائے گا کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا اس حال میں لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے مدد طلب کریں گے لیکن آپ انکار فرمائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مدد چاہیں گے تو وہ بھی انکار کر دیں گے پھر لوگ حضور سید عالم ﷺ سے مدد مانگیں گے تا کہ آپ کی شفاعت مخلوق کے درمیان فیصلہ کرے پس آپ چلیں گے یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازے کی کنڈی پکڑ لیں گے۔

فيومئذ يبعثه الله مقاما محمودا يحمده اهل الجمع كلهم (۱)	پس اُس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا اس پر تمام اہل قیادت آپ کی حمد وثناء بیان کریں گے

اب یہاں اسم محمد اور مقام محمود کے ذکر پر غور کریں " مَحْمُوْد" بھی اسماء گرامی میں سے ایک اسم پاک ہے اور محمود حضور ﷺ کا مقام بھی ہے اسم محمد اور محمود کے درمیان ایک حرف واؤ ہے اب قیامت میں " محمد" مقام محمود کی کیفیت اس طرح ہو گی، اے محبوب! آپ محمد ہیں اور محمد کی حقیقت مقام محمود پر عیاں ہو گی کہ جس دن " واؤ" محمد کے جلوے وصل کے ساتھ مخلوق کو دکھا رہی ہو گی۔

آج جامی ورومی، بوصیری ورازی، فرید ومعین الفراق الفراق کہہ کر آنسو نہ بہائیں گے بلکہ جلوۂ جاناں کے وصل ودیدار سے اہل محشر پر امن ہو جائیں گے اور وہ جو ہجر

(۱) المستدرک

وفراق کے صدموں سے چُور، محبوب سے بہت دور روتے رہتے تھے اور اپنے حجروں، گھروں، گلیوں، آبادیوں اور جنگلوں میں بن دیکھے یوں عرض کیا کرتے۔

ے زمہجوری برآمد جان عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

آج وہ چہرہ انور کی زیارت بھی کریں گے تمام اولین وآخرین مقام محمود پر جلوہ افروز محبوب پاک کی نعت (حمد وثناء) شریف بھی گنگنائیں گے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

قیامت میں اسم محمد سے خطاب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں دستی کا گوشت پیش کیا گیا (آپ دستی کے گوشت کو بہت پسند فرماتے تھے) پس آپ نے اس میں سے گوشت کھایا اور ارشاد فرمایا ''انا سید الناس یوم القیامہ'' اسی حدیث میں ہے کہ میں چلتا ہوا عرش الٰہی کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کو سجدہ کروں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ کو وحی فرمائے گا اور اپنی حمد وثناء میں سے ایسی چیز مجھ پر الہام کرے گا جو مجھ سے پہلے کسی شخص کو نہیں بتائی گئی ہو گی پھر ارشا ہو گا۔

یا محمد ارفع رأسك سل تعط ، اشفع تشفع (۱)

اے محمد (ﷺ) اپنا سر اُٹھایئے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم احمد ﷺ

حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی میں سے دوسرا مشہور ترین اسم پاک

(۱) الوفاء ص ۴۶، مدارج النبوہ ص ۴۶۱ ج ۲، روح البیان ص ۷۷ ج ۱

(۲) کتاب الشفاء، ص

احمد ہے اس اسم گرامی کو بھی قرآن مقدس نے بیان فرمایا ہے عیسیٰ علیہ السلام کے شان میں فرمایا۔

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد(۱)

ترجمہ: اور رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہوگا

احمد اسم تفضیل ہے جیسے اسم پاک محمد سے یہ بات واضح ہے کہ وہ پوری کائنات کی طرف سے حمد کیے گئے ہیں ایسے ہی لفظ احمد ﷺ سے ظاھر ہے حضور ﷺ نے پوری کائنات سے زیادہ اللہ تعالی کی حمد کی ہے اگرچہ کسی نبی نے ساڑھے نوسو سال اللہ کی حمد کی ہے مگر احمد حضور ہی ہیں بے شک سمندروں کے قطروں' ریت کے ذروں' درختوں کے پتوں غرضیکہ ساری مخلوق نے اللہ کی حمد کی اور قیامت تک کرتی ہے۔ رہے گی مگر احمد (سب سے زیادہ حمد کرنے والے) تو حضور ہی ہیں۔

فائدہ۔ اس استدلال سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ حضور ﷺ عبادت سے بظاھر بھی کوئی نہیں بڑھ سکتا۔ حضور ﷺ نے اپنے ان اسماء گرامی کا ذکر خود بھی فرمایا ہے جبیر بن مطعم کی روایت سے بخاری اور مسلم نے بیان کیا فرماتے ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحوا للہ بی الکفر و یحشر الناس علی قدمی و انا عاقب الذی لیس بعدی نبی۔(۲)

ترجمہ: میرے پانچ نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں سب لوگ میری پیروی میں ہی روز حشر جمع کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں سب سے آخر میں آنے والا ہوں۔

---

(۱) الصف، ۶۱:۶

(۲) عیون الاثر ص ۳۱، ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۷۹ ج ۱

عاقب کا معنیٰ یہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ ختم فرمایا۔صاحب زرقانی نے عاقب کا معنیٰ آخرالانبیاء بھی کیا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت ملتی ہے،آپ فرماتے ہیں

کان رسول اللہ ﷺ یسمی لنا لنفسہ اسماء فقال انا محمد و احمد والمقفی والحاشر و نبی التوبہ و نبی الرحمہ(رواہ مسلم واحمد)

حضورسید عالم ﷺ نے اپنے کئی اسماء گرامی بیان فرمائے ،حضور ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفی (بعد میں آنے والا)اور حاشر ہوں ، نبی التوبہ، نبی الرحمہ ہوں ۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

برکات اسم محمد ﷺ

باپ بیٹا جنتی ہیں

سیدنا ابوامامہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا جس نے میری محبت اور برکت کے پیش نظر اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔وہ دونوں یعنی باپ اور بیٹا جنتی ہیں ۔(۱)

محمد احمد نام کی برکت

قیامت کے دن محمد اور احمد نامی دو شخصوں کو محض نام کی برکت سے جنت بھیج دیا جائے گا۔(۲)

جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا

سیدنا نبیط فرماتے ہیں۔قیامت کے دن محمد احمد نامی شخص کو جہنم میں نہیں ڈالا جائیگا۔(۳)

جاہل شخص

ابن عباسؓ سے ہے جس نے اپنے تین بچوں میں سے کسی کا نام بھی محمد نہ رکھا وہ جاہل ہے۔(۴)

محمد نام کی تعظیم کرو

محمد نام بچے کی تعظیم کرو اس کیلئے بیٹھنے کی جگہ بناؤ۔اسکی برائی نہ کرو۔(۱)

اولاد نرینہ کا حصول

جو چاہے اس کے گھر لڑکا پیدا ہو تو بچے کا نام محمد رکھنے کی نیت کرے انشاءاللہ لڑکا پیدا ہوگا(۲)

فرشتے پہرہ دیتے ہیں

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہو اس گھر کا پہرہ فرشتے دیتے ہیں۔(۳)

برکت والا گھر

جس گھر میں محمد نام کا کوئی شخص ہو تو اس گھر میں برکت ہوتی ہے۔(۴)

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم محمد ﷺ اور درُود شریف

حضور سید عالم ﷺ کا اسم گرامی یا ذکر مبارک سن کر درُود شریف پڑھنا واجب ہے، چنانچہ اس عنوان پر احادیث مبارکہ سے استدلال پیش کیا جاتا ہے

---

(۱) زرقانی ص ۳۰۱ ج ۵
(۲) زرقانی ص ۳۰۱ ج ۵
(۳) زرقانی ص ۳۰۱ ج ۵
(۴) سیرت حلبیہ ص ۷۹ ج

پہلی حدیث شریف

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) آج ہم نے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہ سُنی، تو ارشاد فرمایا اس وقت جبریل امین علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو، وہ شخص جس نے رمضان المبارک پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ ''فلما رقيت الثانية قال بعد من ذكرت عنده فلم يصل عليك فقلت آمين'' پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین، جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا اُن میں سے کوئی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کروائیں۔ میں نے کہا آمین

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

دوسری حدیث شریف

(۱) زرقانی ص۳۰۲ ج ۵

(۲) سیرت حلبیہ ص۷۹ ج

(۳) سیرت حلبیہ ص۷۹ ج

(۴) زرقانی ص۳۰۲ ج ۵

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عن النبی ﷺ قال البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علّی

ترجمہ: حضور ﷺ ارشاد پاک ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

تیسری حدیث شریف

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس عنوان کو تقویت ملتی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ من الجفاء ان اذکر عند رجل فلا یصل علیّ ۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

اسم محمد ﷺ اور اس کی تعظیم

عام طور پر یہ اشکال پیش کر دیا جاتا ہے کہ درود شریف کے اندر حضور ﷺ کے نام مبارک سے پہلے ''سیدنا'' کا لفظ زیادہ کیا جانا جائز نہیں کہ درود ابراہیمی میں نہیں ہے، جواباً تحریر ہے واقعہ کے مطابق کسی بات کا اظہار جرم نہیں۔ حضور سید عالم ﷺ کے سید ہونے میں کسے اختلاف ہوسکتا ہے، خود حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا ''**انا سید ولد آدم**'' (1) میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔

☆ امام شمس الرملی اور امام شہاب ابن حجر اس پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ کے اسم گرامی سے پہلے لفظ سیدنا زائد کرنا مستحب ہے۔

☆ شیخ محمد الفاسی نے المسر ات میں فرمایا ہے حضور سید عالم ﷺ کے اسم گرامی سے پہلے لفظ سیدنا یا مولانا لایا جائے۔ یہ بالکل جائز ہے بلکہ اسے ترجیح دیجائے

☆ امام البرزولی فرماتے ہیں حضور ﷺ کے اسم گرامی سے پہلے کوئی بھی عزت

واحترام کا لفظ لایا جائے تو جائز و درست ہے۔

☆ صاحب کنوز الاسرار نے شیخ العیاشی کی بات نقل کی ہے اُن سے پوچھا گیا درود شریف میں لفظ سیدنا زائد کرنا کیسا ہے؟ فرمایا یہ تو عبادت ہے، میں کہتا ہوں یہی تو واضح حقیقت ہے کیونکہ درود شریف پڑھنے والے کی نیت بھی تو آپ کی تعظیم وتوقیر ہوتی ہے۔(الخ)

☆ حضرت سہیل ابن حنیف نے حضور ﷺ سے عرض کیا تھا "یا سیدی"(2)

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی

"اللھم صل علی سید المرسلین"

☆ شیخ عزیز الدین ابن عبدالسلام نے فرمایا حضور ﷺ کے نام مبارک سے پہلے لفظ سیدنا کا لانا مستحب ہے۔

☆ ابن العربی نے ایسے الفاظ کی تعداد سو بتائی ہے، مفتاح الصلوۃ کے مؤلف نے فرمایا خبردار حضور ﷺ کے اسم گرامی سے پہلے لفظ سیدنا کا استعمال ترک نہ کرنا۔

☆ شیخ الخطاب فرماتے ہیں میرا عمل یہ ہے کہ حضور ﷺ کے اسم گرامی سے پہلے لفظ سیدنا کا استعمال کرتا ہوں اور اس پر ساری امت کا عمل ہے اسی کی تائید میں احمد زروق نے بھی قلم اُٹھایا ہے۔

☆ الہاروس نے کنز الاسرار میں عمر الفوقی نے کتاب الرماح میں اسی مؤقف کا ذکر کیا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے "حسنوا الصلوۃ علی نبیکم" اپنے نبی پر بہترین صلوۃ بھیجو۔اس ارشاد سے بھی اس اضافہ کی تائید ہوتی ہے۔

☆ شیخ محقق جلال الدین محلی نے فرمایا حضور ﷺ کے نام مبارک سے پہلے

لفظ سیدنا کا اضافہ ایسا ہے اور شرعاً مطلوب ہے ارشاد ربانی ''**وتعزروہ وتوقروہ** '' کی تعمیل ہے۔

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا ہے اس کے پیش نظر اُن کی سیادت کا اقرار بھی ہے اور حق یہ ہے آپ کو سید کہنا ہر حال میں جائز و بہتر ہے۔(1)

و صلی اللہ تعالٰی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

فرید اب ساہیوال آیا

ازقلم: ابوالرضا محمد اقبال فریدی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ضیاء المنظور لاہور

بحمد اللہ رخِ انور وجود طیب و طاہر
جبین سعد با برکت ، سر پاکیزہ ، جاں عنبر
دل روشن بہ یک الفت ، در احمد نبی سرور
ہے چشم سرگیں خوشتر ، منوّر باطن و ظاہر

حجاب ہاشمیت سے مہ حسن و جمال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا

ہوا رطب اللساں ہر دم بہ ذکرِ ذات ربّانی
درود پاک سے رکھے سبھی لمحات نورانی
نظامِ علم و عرفاں سے بنی ہر بات حقانی
فضاؤں میں کیے پیدا سدا نغمات سبحانی

(1) الجامع الصحیح للبخاری

(2) نسائی ، باب عمل الیوم واللیلۃ

دیار عشق و مستی کا امام بے مثال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا

جمال ایسا کہ صبح کی صباحت دیکھتی جائے
کمال ایسا کہ بسمل کی محبت پھڑکتی جائے
خیال ایسا کہ تفہیم و فراست سوچتی جائے
جلال ایسا کہ تثلیثی رعیت بھاگتی جائے
مچی ہل چل کلیسا میں کہ عبد ذوالجلال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا
شعور و عقل کی حدّوں سے آگے ہے مقام اس کا
تصوف کی نظر میں ہے بڑا ہی پیارا نام اس کا
جہان علم و عرفاں میں ہے رائج احترام اس کا
عجب کہ سینہ الفت میں مدت سے قیام اس کا
بتاتا ہوں انہیں جن کے بھی لب پر ہے سوال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا
نگاہ دلبری کیا ہے مرے منظور سے پوچھو
سرور عاجزی کیا ہے وجیہہ النور سے پوچھو
مقام بندگی کیا ہے گل مستور سے پوچھو
تو دردِ عشق کیا شے ہے دل رنجور سے پوچھو

(1) سعادۃ الدارین، مؤلفہ علامہ نبہانی

مچی ہے دھوم عالم میں کہ بندہ خوش خصال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا

گذر جائے جو محفل سے تو خوشبو آنے لگتی ہے
حسیں معصوم سی صورت دلوں کو بھانے لگتی ہے
کلی دل کی مہک جائے وہ ٹھنڈک پانے لگتی ہے
فضا مستی میں آ جائے چمک چمکانے لگتی ہے
مسافر ہے مدینے کا یہ سید بیت آل آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا
چلو بڑھ کر قدم چومو حلاوت مسکراتی ہے
کرو آ گے زیارت پھر وجاہت مسکراتی ہے
ذرا بیٹھو ادب سے تم کرامت مسکراتی ہے
وہ جس کو دیکھ کر مولا کی رحمت مسکراتی ہے
خدا شاہد وہی دلبر بہ حسنِ لازوال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا
نیاز درد مندی کے وہ گوہر بانٹنے آیا
ہے طبع پارسائی کے وہ جوہر بانٹنے آیا
زمانے میں وہ فیضان پیغمبر بانٹنے آیا
علم لہرا کے وحدت کا مقدر بانٹنے آیا
مسیحا دردِ دوراں کا بصد سامان حال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا
مرے ذوق تکلم میں ضیاء اس کی ضیاء سے ہے

قلم کی آبرو شرم و حیاء اس کی حیاء سے ہے
مرے لب پہ اب حمد و ثناء اس کی ثناء سے ہے
عقیدہ ہے کہ مولا کی رضا اس کی رضا سے ہے
محبت شعلہ آتش بنی جب بھی خیال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا
اندھیروں کو اُجالوں سے بدلنے والا آیا ہے
لگا کے ضرب الا اللہ مچلنے والا آیا ہے
تکبر کے خداؤں کو کچلنے والا آیا ہے
غریبوں کیلئے آنسو اُبلنے والا آیا ہے
خبر دے دو فریدی تم کہ مرشد باکمال آیا
زمانے والو پہچانو فرید اب ساہیوال آیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیری ذات سے محبت کرتی ہے کائنات
منظور ہے تو یا کہ محبوب شش جہات
تو بے خودی کا دریا تری موج آگہی
شرمندہ تیرے آگے ہے یزید کی فرات

قیام : شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا فریدالدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ کی نسبت ۴؍ستمبر ۱۹۶۳ء کو یہ جامعہ معرض وجود میں آیا۔ آغاز سنہری مسجد گول چوک ساہیوال

شریف کے ایک چھوٹے سے کمرے سے ہوا مگر اب بحمدہٖ تعالیٰ یہ جامعہ اپنے دیگر شعبہ جات کے ہمراہ (اندرون و بیرون ملک) ۸۰ کنال سے زائد اراضی پر محیط ہے۔

اساتذہ و ملازمین: جامعہ کے دونوں حصوں (طلباء و طالبات) کے اساتذہ و ملازمین کی تعداد 73 ہے۔ اساتذہ کی اکثریت درس نظامی، فاضل عربی، فاضل فارسی، میٹرک، ایف اے اور تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کی مستند ہے

طلباء و طالبات: جامعہ میں اس وقت تقریباً 1900 طلباء و طالبات قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں جن میں سے تقریباً 1700 طلباء و طالبات جامعہ کے ہوسٹل میں رہائش پذیر ہیں ان کے قیام و طعام اور علاج، معالجے کی کفالت جامعہ کے ذمہ ہی ہے۔

ہاسٹل: جامعہ کی 170 سے زائد کمروں، ایک ریاض الفرید اور بہترین گراسی پلاٹس پر مشتمل عمارت دارالاقامہ (ہاسٹل) کہلاتی ہے اس عمارت کے ابتدائی بلاک کا افتتاح ۳۱ مئی ۱۹۶۴ء کو اس دور کے وزیر تعلیم میاں محمد یٰسین وٹو نے کیا تھا۔

دار التدریس: جامعہ کے ہاسٹل کے سامنے انتہائی خوبصورت 55 ہال کمروں، آٹھ برآمدوں، ایک مسجد اولیاء، مزار مبارک و گراسی پلاٹس پر مشتمل عمارت دارالتدریس کہلاتی ہے۔ دارلتدریس میں داخل ہونے والا انسان، ماشا اللہ اور سبحان اللہ کے کلمات ورد زبان لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وللہ الحمد۔

بنات الاسلام: جامعہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب شیخ الجامعہ کی رہائش کے متصل طالبات کے شعبہ کی عمارت تعمیر کی گئی ہے اس شعبہ میں طالبات کی رہائش اور تعلیم و تربیت کے لیے 60 کمرے ہیں۔ اس شعبہ میں 950 سے زائد مسافر طالبات زیر تعلیم ہیں جنہیں حفظ القرآن، تفسیر القرآن، فاضلات، دورۃ الحدیث، تجوید و قرات، فاضل عربی اور تنظیم المدارس کے نصاب کے ساتھ ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے اور کمپیوٹر کی تعلیم بھی مفت دی جاتی ہے۔

کمپیوٹر سنٹر : جامعہ فریدیہ کا یہ شعبہ عصری علوم کے ساتھ دین کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ جس میں جامعہ میں زیر تعلیم طلباء کو جدید تقاضوں کے مطابق کمپیوٹر کورسز کے ساتھ ساتھ ویب ڈیزائینگ ، انٹرنیٹ اور ای میل کی مکمل ٹریننگ دی جاتی ہے۔ نیز جامعہ کی ویب سائٹ بھی موجود ہے، جس سے جامعہ سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(www.jamiafaridia.org.pk)

یہ ویب سائٹ سید السالکین فرید العصر قبلہ پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ وسوطی زماں پیر طریقت علامہ ڈاکٹر مفتی پیر محمد مظہر فرید شاہ صاحب مدظلہ کی تقاریر نشر کر کے جدید تقاضوں کے مطابق دین کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کر رہی ہے

ٹیلی فون ایکسچینج : جامعہ کے اندر اساتذہ طلباء کی سہولت کیلئے ٹیلیفون کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور تمام کلاسز کے اندر فون سیٹ موجود ہیں۔ جن کا کنٹرول ایکسچینج میں ہوتا ہے ۔ اس طرح سے اساتذہ و طلباء آنے والی کالز (Calls) اپنی کلاس میں ہی سن سکتے ہیں جس سے وقت کی بچت ہوتی اور زیادہ سے زیادہ وقت پڑھائی پر صرف ہوتا ہے۔

ماھنامہ انوار الفرید : یہ جامعہ کا ایک بہترین مذہبی مجلّہ ہے جو 29 سال سے شیخ الحدیث و شیخ الجامعہ کی زیر پرستی دین و مسلک کی خدمات انجام دے رہا ہے جس میں جناب ارشاد احمد فریدی' مدیر منتظم کے طور پر خدمات بطریق احسن انجام دے رہے ہیں۔ اس مجلّہ کا نظام تجارتی بنیادوں پر نہیں بلکہ تبلیغی ہے جسے دین کا فریضہ سمجھ کر انجام دیا جا رہا ہے۔ یہ مجلّہ اندرون و بیرون ملک کثیر تعداد میں پڑھا جاتا ہے۔

فریدیہ دار الشفاء: جامعہ کے طلباء و طالبات کے فوری علاج کے لیے جامعہ میں دارا لشفاء قائم کیا ہوا ہے۔ جسمیں ڈاکٹر محمد سعید احمد اسحاق فریدی صاحب میڈیکل آفیسر کی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

[redacted] ہیں جوکہ
آپ [redacted]

جامعہ کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد اور شیخ الاسلام حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر، حضرت خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی اور مخدوم المشائخ حضرت پیر شاہ چراغ چشتی، علامہ پیر اطہر فرید شاہ رحمتہ اللہ علیہم کا دو روزہ سالانہ عرس مبارک ہر سال ۱۱، ۱۲ شعبان کو ہوتا ہے اور ۱۲ رشعبان کو اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے۔ ﴿وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وسلم﴾